وجہ سے پریشانی، جسمانی حملوں اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔" "کرسچین ایسوسی ایشن آف نائجیریا" مختلف مسیحی مکاتب فکر کی ایک تنظیم ہے، اس کے سیکرٹری جنرل سیدو ڈوگو نے کہا کہ "حکومت کو مسلمانوں کے دباؤ" کا مقابلہ کرنا چاہیے جو امن و سلامتی کے نام پر نائجیریا میں دوسرے مذاہب کی اشاعت روک دینا چاہتے ہیں۔"

ایشیا

افغانستان: پاکستان میں مقیم مہاجرین میں مسیحیت کی اشاعت

"افغانستان کی طالبان حکومت نے افغانستان میں کام کرنے والی امدادی تنظیموں پر الزام لگایا ہے کہ وہ پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین کو عیسائیت کی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ طالبان کے زیر کنٹرول شریعت ریڈیو کے مطابق پاکستان میں کئی بین الاقوامی خیراتی تنظیمیں اس کام میں ملوث ہیں اور ان کی کوششوں سے افغان قوم کو شدید مذہبی خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ریڈیو نے کہا کہ ہم ان کوششوں کے خلاف جدوجہد کریں گے۔ ایسے اقدامات کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔ طالبان نے کسی ایجنسی کا نام تو نہیں لیا ہے، البتہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے ذریعے احتجاج کریں گے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں اس وقت بارہ ا ؟ بیس لاکھ افغان مہاجرین رہ رہے ہیں۔" (روزنامہ "دن"، لاہور - ۲۶ اپریل ۱۹۹۸ء)

پندرہ روزہ "کریسنٹ انٹرنیشنل" (ٹورنٹو) نے پاکستان میں مقیم افغان پناہ گزینوں کو امداد فراہم کرنے والی ایجنسیوں کی تبشیری سرگرمیوں پر جناب طارق یوسف زئی کی حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے:

مختلف افغان دھڑے، جب ملک پر اپنے اپنے اقتدار کے لیے باہم طاقت آزمائی میں مصروف ہیں، پشاور میں پناہ گزین کیمپوں میں مقیم اپنے بھائیوں سے مرحوم ہو رہے ہیں جو مسیحی مبشرین کے زیر اثر حلقہ مسیحیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ "طالبان" اور "شمالی اتحاد" کے نمائندوں کے درمیان اسلام آباد میں اقوام متحدہ اور "اسلامی ملکوں کی تنظیم" کے زیر اہتمام ہونے والے مذاکرات سے دو دن پہلے "طالبان" کے "ریڈیو شریعت" (کابل) نے ۲۴ اپریل کو ایک تبصرے میں کہا کہ پشاور میں کام کرنے والی بعض خیراتی ایجنسیاں لوگوں کو مسیحی بنانے میں مصروف ہیں۔ ریڈیو نے کہا: "مسیحی

کھلم کھلا پاکستان میں اپنے خیراتی اداروں کے ذریعے افغانوں کو مسیحی بنا رہے ہیں۔"

اسلام آباد مذاکرات، ۴۰ علماء جنہیں مستقبل میں باہم گفتگو کرنا ہے، پر مشتمل ایک ادارے کی تشکیل کے حوالے سے ایک حد تک کامیاب رہے، مگر مذاکرات قیدیوں کے تبادلے، جنگ بندی اور "طالبان" کی جانب سے ہزارہ جات کا محاصرہ ختم کرنے کے مسئلے پر ناکام ہو گئے۔ ہزارہ جات میں تقریباً ایک سو افراد مر چکے ہیں، اور ہزاروں فاقہ زدگی کے خطرے سے دوچار ہیں۔ "طالبان" کے نمائندہ عبدالوکیل متوکل ۳ مئی کو مذاکرات جاری رکھنے کے لیے تشریف نہ لائے۔ دونوں فریقوں نے اپنے اختلافات کا کوئی حل تلاش کرنے کے بجائے ایک دوسرے پر الزام بازی کی، تاہم ۶ مئی کو "طالبان" نے اشیائے خورونوش کی پہلی کھیپ لے کر جانے والے قافلے کو ہزارہ جات میں داخل ہونے کی اجازت دے دی، جس سے امید پیدا ہوئی کہ شاید مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔

ان حالات میں مسیحی مبشرین اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ "ریڈیو شریعت" نے اپنے تبصرے میں کہا: "آج کل اُن کی سرگرمیاں اتنی نمایاں اور بھرپور ہو گئی ہیں کہ ان سے ہماری قوم اور اسلامی امارت کو براہ راست خطرہ ہے۔" مزید کہا گیا: "ہم اس مقصد کے لیے موت تک لڑیں گے۔ ہم اُن کے کام کی مذمت کرتے ہیں اور انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔"

"ریڈیو شریعت" نے کسی ایجنسی کا نام نہیں لیا، مگر یہ کہا کہ ہم حکومت پاکستان اور پشاور و اسلام آباد میں مقیم اپنے سفارت کاروں کے ذریعے باقاعدہ احتجاج کریں گے۔ پاکستان میں ابھی تک بیس لاکھ سے زیادہ پناہ گزین موجود ہیں، اور بہت سے پشاور کے گردونواح میں آباد ہیں۔ "طالبان" نے بعض بے نام ریڈیو سٹیشنوں پر دری اور پشتو زبانوں میں مسیحی پروپیگنڈا کرنے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ کچھ افغانوں کو مذہبی تربیت کے لیے یورپ بھیجا گیا ہے۔ خیراتی و امدادی ایجنسیاں ریڈیو کے ذریعے پاکستان سے کس طرح مسیحی پروپیگنڈا کرنے میں کامیاب ہیں؟ یہ ایک راز ہے۔ (پاکستان میں کوئی پرائیویٹ ریڈیو سٹیشن نہیں ہیں۔)

گزشتہ دسمبر (۱۰ دسمبر ۱۹۹۷ء) صوبہ سرحد کے انگریزی روزنامہ "فرنٹیئر پوسٹ" نے افغان پناہ گزینوں میں امدادی ایجنسیوں کی تبشیری سرگرمیوں کے بارے میں صفحہ اوّل پر ایک رپورٹ شائع کی تھی۔ اِس رپورٹ میں بالخصوص دو افراد، ڈیانا تھامس اور جیوفری [illegible] کا نام بطور فعال ترین کارکن لیا گیا تھا۔ دونوں ایک غیر سرکاری تنظیم کے لیے کام کرتے ہیں [illegible] میں قائم ہے۔ تھامس اسرائیل میں پیدا ہوا تھا، مگر بعد ازاں اُس نے مسیحیت قبول کر لی تھی۔

"فرنٹیئر پوسٹ" کی رپورٹ میں تبشیری سرگرمیوں کے حوالے سے دو [illegible] ایجنسیوں Shelter Now International اور Serve کے نام لیے گئے تھے۔ دونوں [illegible] تنظیمیں ہیں۔

دونوں تنظیمیں پشاور کے کچاگڑھی اور ناصر باغ کے علاقوں اور جلال آباد (افغانستان) میں کام کر رہی ہیں۔

"فرنٹیر پوسٹ" کی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ کوئی نوے ہزار افغان حلقۂ مسیحیت میں داخل ہو چکے ہیں، مگر پشاور میں باخبر حلقوں نے "کریسنٹ انٹرنیشنل" کو بتایا کہ افغان نو مسیحی اِس مبینہ تعداد سے کم از کم دوگنا زیادہ ہیں۔ ان نو مسیحیوں میں زیادہ تر پرچم پارٹی کے سابق رکن ہیں۔ (کمیونسٹوں کا یہ دھڑا سوویت تسلط کے دوران میں افغانستان میں حکمران رہا۔) اگرچہ کمیونسٹ اسلام کی زیادہ پروا نہیں کرتے، وہ سوویت دور تسلط میں "مجاہدین" کے خلاف لڑتے رہے تھے، تاہم اُن کی تبدیلی مذہب کا محرک صرف شر انگیزی ہے، اور اُن کی تبدیلی مذہب پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک میں امدادی ایجنسیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں بہت ہی نازک سوالات کو جنم دیتی ہے۔ "پرچم پارٹی" کے سابق کمیونسٹوں کے علاوہ دوسرے نو مسیحی وہ افغان ہیں جو پناہ گزین کی حیثیت سے پاکستان میں سرکاری رجسٹریشن کارڈ حاصل نہیں کر سکے، اور مسیحی مبشرین کا شکار ہو گئے ہیں۔

افغان اور مسلم مترادف لفظ ہیں۔ نورستان میں رہائش پذیر مختصر سی غیر مسلم اقلیت کو نظر انداز کرتے ہوئے افغانستان میں اسلام کے علاوہ کبھی کوئی دوسرا مذہب نہیں رہا، تاہم مسیحیت تو افغانستان میں بالکل ہی غیر معروف رہی ہے، حتیٰ کہ کمیونسٹ دور میں بھی کوئی فرد حلقۂ اسلام سے باہر نہیں نکلا۔ کابل میں اکادکا نظر آنے والے ہندو اور سکھ دکاندار، سب غیر ملکی ہیں جو یہاں آباد ہو گئے ہیں۔

پشاور کے پناہ گزین کیمپوں میں مسیحی تبشیری سرگرمیاں ایک نازک پیش رفت ہے۔ مسیحی مبشرین نے دری اور پشتو زبانوں میں بائبل کے ہزاروں نسخے تقسیم کیے ہیں، لوگوں کو برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے ویزوں کی لالچ دی گئی ہے۔

آٹھ سالہ افغان جنگ کے دوران میں، مغربی خفیہ ایجنسیوں کو پاکستان میں کھلی چھٹی حاصل تھی۔ انہوں نے مختلف لوگوں، بالخصوص مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کارکنوں کے بارے میں معلومات جمع کیں۔ مغربی جاسوسوں نے یہ اطلاعات مسلمان اور تحریکاتِ اسلامی کے کارکنوں کو بدنام کرنے اور اُن کو راستے سے ہٹا دینے کے لیے خوب خوب استعمال کی ہیں۔

افغانستان میں "سرخ فوج" کی شکست کے بعد مغربی حکومتوں نے "امداد" ختم کر دی ہے، اور پیچھے اب ایک تباہ شدہ ملک ہے جس کا چپہ چپہ لاکھوں بارودی سرنگوں سے پٹا پڑا ہے۔ مزید براں افغان دھڑوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما رہیں۔ ایسا معلوم ہوتا

ہے کہ پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑانے والے امریکیوں نے اب افغانستان کی ایک اور اہمیت دریافت کر لی ہے کہ ترکمنستان سے تیل اور گیس کی پائپ لائن تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۶ اپریل کو اقوام متحدہ میں امریکی سفیر بل رچرڈسن نے کابل کا دورہ کیا، جس سے افغانستان میں نئی امریکی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔

افغان دھڑے ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں اور امدادی خیراتی ایجنسیاں لوگوں کو مسیحی بنا رہی ہیں۔ امریکہ کا ایک بار پھر منظر پر آنا تشویش کا باعث ہے۔ اگر افغان اس مسئلے پر فوری توجہ نہیں دیتے تو انہیں اس سے کہیں زیادہ قیمت ادا کرنا پڑے گی جو وہ اب تک جان اور خون کی شکل میں ادا کرتے رہے ہیں۔

اب وہ تاریخ میں پہلی بار، بالخصوص دس سالہ جہاد کے بعد، اپنے اندر مسیحی افغانوں کی موجودگی کی اضافی رسوائی لے کر چلیں گے۔ ستم ظریفی کی سب سے بڑی بات یہی ہے، لیکن کیا افغان دھڑوں کے قائدین کو اس بات کا احساس ہے یا اس کے بارے میں فکر مند ہیں؟ (پندرہ روزہ "کریسنٹ انٹرنیشنل"، ۱۶-۳۱ مئی ۱۹۹۸ء)

انڈونیشیا: بین الکلیسیائی مکالمہ کانفرنس

> براعظم ایشیا دنیا کے تمام بڑے مذاہب کا گہوارہ ہے، اور یہاں پر بسنے والوں کی واضح اکثریت ایک خدا پر ایمان رکھنے اور کسی نہ کسی صورت میں خدا کو اپنی زندگی کا مرکز اور مقصد ماننے والوں کی ہے۔ پورے ایشیا میں مسیحیوں کی تعداد صرف تین فیصد ہے۔ ہمیں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم مسیح یسوع کو مقامی ثقافت اور لوک روحانیت کے آئینہ میں دیکھیں اور ان باطل قوتوں کی بھرپور مزاحمت کریں جو ہماری ثقافت اور اقدار کو مثبت نظریے سے نہیں دیکھتیں۔ ہمیں اپنے آپ سے مغربیت کی چھاپ کو ختم کر کے مشرقیت کا رنگ دینا ہوگا اور اپنی ثقافت کو ترجیح دیتے ہوئے اسی رنگ میں مسیح خداوند کو پیش کرنا ہوگا۔ صرف یہی ایک راستہ ہے جس سے ہم تیسرے ہزار سالہ دور میں بڑی شان سے داخل ہو سکتے ہیں۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو فلپائن کے مشہور و معروف بشپ جولیوز یرَ لبائن نے انڈونیشیا میں منعقدہ بین الکلیسیائی مکالمہ کانفرنس کے دوران کہے۔ یہ کانفرنس ۱۰ تا ۱۵ جنوری تک ہوئی جس میں ایشیا کے پندرہ ممالک سے پچاس پروٹسٹنٹ اور کیتھولک بشپ صاحبان، عالم دین اور پروفیسر نے